جنت اور جہنم کے حالات

جنت اور جہنم کے حالات

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ () هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ () مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ () ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ () لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (ق:35-31)

اور جنت متقین کے لیے قریب کردی جائے گی، جو کچھ دور نہ ہوگی۔یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع والا، خوب حفاظت کرنے والا ہو۔جو رحمان سے بغیر دیکھے ڈر گیا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ،یہی ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں گے اس میں ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

جنت

- جنت میں جانے والوں کی تعداد
- اہل جنت کی صفات
- اہل جنت کے چہرے
- جنت کے اوصاف اور نعمتیں
- جنت کے دروازے
- جنت کے دروازوں سے لے جانے والے اعمال
- جنت کے دروازے کھلنے کا وقت
- جنت کے درجات

دوزخ سے نکلنے والے آخری جنتی کا جنت کو دیکھ کر صبر نہ کرسکنا

رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جو آدمی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا دوزخ سے اس حال میں نکلے گا کہ دوزخ کی آگ اسے جلا رہی ہوگی پھر جب دوزخ سے نکل جائے گا تو پھر دوزخ کی طرف پلٹ کر دیکھے گا اور دوزخ سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ اولین وآخرین میں سے کسی کو بھی وہ نعمت عطا نہیں فرمائی۔

پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سایہ کو حاصل کرسکوں اور اس کے پانی سے پیوں۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے اے ابن آدم اگر میں تجھے یہ دے دوں تو پھر اس کے علاوہ اور کچھ تو نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا کہ نہیں اے میرے رب، اللہ تعالیٰ اس سے اس کے علاوہ اور نہ مانگنے کا معاہدہ فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائیں گے کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھ چکا ہوگا کہ جس پر اسے صبر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کردیں گے وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پانی سے پیے گا۔ پھر اس کے لئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا وہ آدمی عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب فرما دیجئے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کرسکوں اور اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا اللہ فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اور کوئی سوال نہیں کرے گا اور اب اگر تجھے اس درخت کے قریب پہنچا دیا تو پھر تو اور سوال کرے گا اللہ تعالیٰ پھر اس سے اس بات کا وعدہ لیں گے کہ وہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا

تاہم اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرلیں گے کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھ لے گا کہ جس پر وہ صبر نہ کر سکے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کردیں گے وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیے گا

پھر اسے جنت کے دروزاے پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا وہ آدمی کہے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب فرما دیجئے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیوں اور اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا پھر اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کرے گا وہ عرض کرے گا ہاں اے میرے پروردگار اب میں اس کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا اللہ اسے معذور سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھے گا کہ جس پر وہ صبر نہیں کر سکے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کردیں گے

جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو وہ پھر عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس میں داخل کردے تو اللہ فرمائیں گے اے ابن آدم تیرے سوال کو کون سی چیز روک سکتی ہے کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا اور دنیا کے برابر دے دیا جائے وہ کہے گا اے رب ! تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔

جنت میں جانے والوں کی تعداد

امت محمد ﷺ کی جنت میں کثرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ایک نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی پوری امت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے۔کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ دس آدمی تھے۔جبکہ ایک نبی کے ساتھ پانچ لوگ تھے۔ اور ایک نبی اکیلا گزرا۔

پھر میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی۔میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا یہ میری امت ہے؟انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں۔

میں نے ادھر دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت دکھائی دی، جبریل علیہ السلام نے کہا:

یہ آپ کی امت ہے۔ان کے آگے آگے جو ستر ہزار کی تعداد ہے، ان سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب ہوگا۔میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہوگا؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ بدن کو نہیں داغتے، نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

پھر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کی: آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کردے۔آپ نے دعا کی: اے اللہ ! اسے بھی ان میں کردے۔

اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کردے آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے بازی لے گیا۔

[صحیح البخاری:6541]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے یہاں دیر تک باتیں کرتے رہے، جب صبح کو حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا آج رات میرے سامنے مختلف انبیاء علیہم السلام کو ان کی امتوں کے ساتھ پیش کیا گیا، چنانچہ ایک نبی گزرے تو ان کے ساتھ صرف تین آدمی تھے، ایک نبی گزرے تو ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی، ایک نبی گزرے تو ان کے ساتھ ایک گروہ تھا اور کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، حتی کہ میرے پاس سے موسیٰ علیہ السلام کا گزر ہوا جن کے ساتھ بنی اسرائیل کی بہت بڑی تعداد تھی، جسے دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں ؟

مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ ہیں اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کے لوگ ہیں، میں نے پوچھا کہ پھر میری امت کہاں ہے ؟ مجھ سے کہا گیا کہ اپنی دائیں جانب دیکھئے، تو ایک ٹیلہ لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا نظر آیا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ اپنی بائیں جانب دیکھئے، میں نے بائیں جانب دیکھا تو افق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا نظر آیا،

پھر مجھ سے کہا گیا: کیا آپ راضی ہیں ؟ میں نے کہا: اے میرے رب ! میں راضی ہوں، میں خوش ہوں پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار ایسے بھی ہوں گے جو بلاحساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم ستر ہزار والے افراد میں شامل ہو سکو تو ایسا ہی کرو، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو ٹیلے والوں میں شامل ہو جاؤ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو افق والوں میں شامل ہو جاؤ، کیونکہ میں نے وہاں بہت سے لوگوں کو ملتے ہوئے دیکھا ہے۔

[مسند أحمد:3806]

جنت کا نصف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک چوتھائی ہو گے۔ تو ہم نے اللہ اکبر کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے آدھے ہو گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ (محشرین) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال، یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔

[صحیح البخاری:3348]

جنت کی ایک سو بیس صفوں میں سے 80 صفیں امت محمد کی ہوں گی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

[مسند أحمد:4328]

جنت میں کثیر تعداد میں داخل ہونے والے مساکین

اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: میں
جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی
اکثریت مساکین کی تھی۔
مالدار (حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے۔

[صحیح البخاری: 5196]

جنت میں عورتوں کی تعداد

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: بے شک جنت میں رہنے والوں میں
سب سے کم تعداد عورتوں کی ہے۔

[صحیح مسلم: 7118]

اہل جنت کی صفات

آدمعلیہ السلام کی صورت ،یوسفعلیہ السلام جیسا حسن اور ایوب علیہ السلام جیسا دل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی تخلیق کی تکمیل سے پہلے (یعنی نامکمل حالت میں) مر جائے یا انتہائی عمر رسیدہ ہو کر اور لوگ ان دو عمروں کے درمیان ہی ہوتے ہیں۔ اسے تینتیس سال کی عمر کا (جوان بنا کر) اٹھایا جائے گا،

اگر وہ جنتی ہوا تو آدم علیہ السلام کی ساخت 'یوسف علیہ السلام کی صورت اور ایوب علیہ السلام کے دل پر ہو گا۔

[الترغیب والترھیب:3701]

ساٹھ ہاتھ لمبا قد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب کی صورتیں ایک ہوں گی۔ یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔

[صحیح البخاری:3327]

بے ریش

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مومنوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی۔

[مسند احمد:22024]

اہل جنت کی طہارت

(جنتی لوگ)نہ اس میں تھوکیں گے نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ ہی وہ پیشاب، پاخانہ کریں گے۔

[صحیح البخاری:3245]

خوشبودار پسینہ

ان کا پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہو گا۔

[صحیح البخاری:3245]

ایک جیسے اخلاق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو گا،نہ ہی ان میں کوئی باہمی بغض ہو گا،ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔

[صحیح مسلم:7328]

اختلاف اور بغض سے پاک دل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو گا،نہ ہی ان میں کوئی باہمی بغض ہو گا،ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔

[صحیح مسلم:7330]

اہل جنت سوئیں گے نہیں

نبی ﷺ نے فرمایا:نیند موت کی ہی ایک قسم ہے (اس لئے) جنت والے نہیں سوئیں گے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1087]

اہل جنت کے چہرے

روشن و مسکراتے چہرے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ () ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ

(عبس:39-38)

کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے، بہت خوش۔

سفید چہرے

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (آل عمران:107)

اور رہے وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے، سو اللہ کی رحمت میں ہونگے، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

تروتازہ چہرے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ () لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ () فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (الغاشية:10-8)

کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنی کوشش پر خوش۔ بلند جنت میں ہوں گے۔

اپنے رب کی طرف دیکھنے والے چہرے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ () إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

(القيامة:23-22)

اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔

چہروں سے نعمت کی تازگی پہچان لی جانا

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ () عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ () تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ (المطففين:23-22)

بے شک نیک لوگ یقینا بڑی نعمت میں ہوں گے۔ تختوں پر (بیٹھے) دیکھ رہے ہوں گے۔ تو ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی پہچانے گا۔

جنت کے اوصاف اور نعمتیں

جنت کے دروازے

آٹھ دروازے

الجنة لها ثمانية أبواب

[السلسلة الصحيحة:1812]

نبی ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

کھلے ہوئے دروازے

جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ

(ص:50)

ہمیشہ رہنے کے باغات، اس حال میں کہ ان کے لیے دروازے پورے کھلے ہوں گے۔

دروازوں کے کناروں کے درمیان کا فاصلہ

نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

[صحیح البخاری:4712]

نماز، جہاد، صدقہ کا دروازہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے) فرشتے (جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے۔

پھر جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے جو روزہ دار ہو گا اسے "بَاب الرَّیَّانِ" سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہو گا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔

[صحیح البخاری:1897]

باب الریان

نبی ﷺ نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے علاوہ اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس میں سے کوئی بھی اندر نہ جا سکے گا۔

[صحیح البخاری:1896]

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ

قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے والد نے نبی ﷺ کی خدمت کے لیے مجھے بھیجا
نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو اس وقت میں نماز پڑھ چکا تھا
نبی ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر ماری اور فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نہ بتاؤں؟ وہ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1746]

جنت کے دروازوں سے لے

جانے والے اعمال

شہادتین کی گواہی

عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسی علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،

نیز وہ اللہ کا ایسا کلمہ ہیں جسے مریم تک پہنچایا اور اس کی طرف سے روح ہیں، جنت بھی حق ہے اور آگ بھی حق ہے، تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ولید کہتے ہیں کہ مجھے ابن جابر نے حدیث بیان کی، وہ عمیر سے روایت کرتے ہیں، وہ جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے: ایسا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گزرے گا۔

[صحیح البخاری:3435]

شرک سے بچنا

اہل شام کے فرد عبد الرحمن بن عائذ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ مسجد اقصی میں نماز پڑھنے کے لئے روانہ ہوئے تو کچھ لوگ ان کے پیچھے ہو لیے، عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ساتھ چلنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے چونکہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، اس لئے ہم آپ کے ساتھ چلنا پسند کرتے ہیں اور آپ کو سلام کرنے کے لئے آئے ہیں۔

(عقبہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ یہاں اترو اور نماز پڑھو، چنانچہ سب اترے، عقبہ نے نماز پڑھی ان کے ساتھ (باقی) سب نے بھی نماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ بھی اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اپنے ہاتھوں کو کسی کے خون سے رنگین کیے ہوئے نہ ہو، (اسے اجازت ہوگی کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے، اس میں داخل ہوجائے۔

[مسند أحمد:17339]

فرائض کی ادائیگی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، اور زکوٰۃ ادا کرے، بات سنے اور مانے تو جنت کے دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا اللہ تعالی اس کو داخل کرے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

[مسند أحمد:22768]

وضو کے بعد کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

[صحیح مسلم:576]

اللہ کے راستے میں جوڑا دینا

نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں کسی بھی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! ادھر آ، یہ (دروازہ) بہتر ہے۔

[صحيح البخاري:3666]

جہاد فی سبیل اللہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ تبارک وتعالی کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے کیونکہ) اللہ کے راستے میں جہاد کرنا (جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

[مسند احمد:22719]

اطاعت گزار اور فرماں بردار بیوی

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو،
ماہ (رمضان) کے روزے رکھتی ہو،
اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو،
اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو،
اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔

[مسند أحمد: 1661]

والد کی فرماں برداری

ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیان والا دروازہ
ہے۔ اب (تمھاری مرضی ہے) اپنے والدین کا خیال رکھو
یا چھوڑ دو۔

[سنن ابن ماجۃ: 2089]

نابالغ بچے کی وفات

معاویہ بن قرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا تھا۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ اس نے کہا: اللہ آپ سے ویسی ہی محبت فرمائے جیسی میں اس سے رکھتا ہوں (یعنی مجھے اس سے انتہا درجے کی محبت ہے) ہوا یوں کہ وہ بچہ فوت ہوگیا۔

آپ نے جب (کئی دن) اس شخص کو نہ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ (آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اسے بلایا، وہ آیا تو) آپ نے فرمایا: کیا تجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تو (قیامت کے دن) جنت کے جس دروازے پر بھی جائے، وہاں اسے پائے، وہ بھاگتا ہوا تیرے لیے دروازہ کھولے؟

[سنن النسائي:1870]

تین بچوں کی وفات پر جنت کے آٹھوں دروازوں کی خوش خبری

عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہو جائیں جو گناہ کی عمر کو نہ پہنچے ہوں، وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اس کا استقبال کریں گے، جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

[سنن ابن ماجۃ:1604]

جنت کے دروازے سے فرشتے کی پکار

ابوہریرہ سے مرفوعا ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ایک فرشتہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ کون ہے جو اللہ کو قرض دے کل اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اور ایک دوسرا فرشتہ ایک دوسرے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ یا اللہ ! تیرے راستے میں جو خرچ کرنے والے ہیں ان کو نعم البدل عطا فرما اور روکنے والے کے مال کو تباہ کردے۔ [السلسلۃ الصحیحۃ تحت الحدیث:920]

جنت کے دروازے پر رکاوٹ بننے والا عمل

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی میں استطاعت ہو کہ وہ اپنے اور جنت کے مابین مسلمان آدمی کے خون کی ایک لپ بھی حائل نہ ہونے دے، جسے وہ مرغی کے ذبح کرنے کی طرح (یعنی بے قیمت سمجھ کر) بہادے (تو وہ ایسا کرلے)۔

کیونکہ وہ جب بھی جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر جائے گا تو اس خون کو اللہ اس کے اور جنت کے مابین حائل کردے گا۔ [السلسلۃ الصحیحۃ:3379]

جنت کے دروازے کھلنے کا وقت

ہر پیر اور جمعرات

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو،

چنانچہ کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں، ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں، ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

[صحیح مسلم:6709]

رمضان کا پورا مہینہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔

[صحیح مسلم:2547]

جنت کے درجات

مختلف درجات

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى () جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى (طه:76-75)

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا کہ اس نے اچھے اعمال کیے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب سے بلند درجے ہیں۔ ہمیشگی کے باغات، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا۔

ایمان والوں کے لیے مختلف درجات

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ () الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ () أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الأنفال:4-2)

(اصل) مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ... (الأنعام:132)

اور ہر ایک کے لیے مختلف درجے ہیں، ان اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے کیے

{وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا} سے مراد

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جنت کے مختلف درجات ہیں اور ان میں آپس میں بہت بڑا فرق ہے اور اللہ کے مومن اور متقی اولیاء ان درجات اور منازل میں اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق ہوں گے۔

(مجموع الفتاوى: [11/188]، وينظر: تفسير السعدي، ص: [274]).

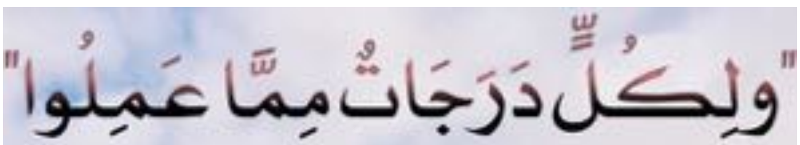

سو درجے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔

ان دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔

صحیح البخاری:2790

ہر درجے سے اوپر کے درجے کا فاصلہ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ اپنے سے اوپر بالا خانوں والوں کو اپنے سر اٹھا کر انتہائی اشتیاق سے غورو خوض کرتے ہوئے اس طرح دیکھیں گے جیسے وہ دنیا میں کسی چمک دار گھرے اور بہت دور کے ستارے کو دیکھتے ہیں جو آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں کے درجوں کا فرق بہت ہو گا

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔

صحیح البخاری:3256

تُو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

حافظ قرآن کے لیے درج

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے (حافظ یا قاری) سے (قیامت کے دن) جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا۔

وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک ایک درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اسے جو آخری آیت یاد ہے، وہ بھی پڑھ لے۔

[سنن ابن ماجہ:3780]